Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴۴ ۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم منگل

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲۲ شعبان ۱۳۹۷ھ ۔ ۹ ظہور ۱۳۵۶ ہش ۔ ۹ اگست ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۷۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل ضعف کی تکلیف رہی

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

خاکسار کے داماد عزیزم رانا منور احمد خان صاحب شاہد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ غانا (مغربی افریقہ) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۵۔ جولائی ۱۹۷۷ء بروز جمعۃ المبارک دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام نسیم احمد تجویز فرمایا ہے۔ یہ بچہ مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب آف چشتیاں ضلع بہاولنگر کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی زندگی دے اور اسلام کا خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(خاکسار رانا عبدالمجید خان صدر جماعت احمدیہ چک ۱۱۹ ج ب ضلع لائلپور)

میرے والد مکرم مولوی شوکت حسین صاحب استاد مولوی فاضل حال مقیم میرپور خاص سندھ تقریباً پندرہ روز سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں جس کی وجہ سے سر میں درد و چکر، جسم میں درد و تکان اور جسم کے پچھلے حصہ میں خاص درد کی شکایت رہتی ہے۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار حمایت حسین مسعود۔ کراچی ۲۹)

محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی علالت

محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب (ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ) مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

ابھی ابھی کراچی سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم نواب محمد احمد خان صاحب (جو عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں) کی طبیعت پیشاب میں خون آنے کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جن عبادات میں اخلاص نہ ہو وہ کسی وقعت اور قدر کے لائق نہیں

عبادات اسی وقت بابرکت ہوتی ہیں جب دل اور زبان میں پوری صلح ہو

"حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بڑے مخلص اور شان کے لائق تھے کیا ان کے عہد میں لوگ نماز روزہ نہ کرتے تھے۔ پھر ان کو سب پر سبقت اور فضیلت کیوں ہے؟ اِس لئے کہ دوسروں میں وہ بات نہ تھی جو ان میں تھی۔ یہ ایک رُوح ہوتی ہے جب پیدا ہوتی ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدوں میں شامل کر لیتا ہے لیکن وہ ملعونی زندگی خدا تعالیٰ کو منظور نہیں جو نماز اور روزہ کی حالت اور صورت میں ریاکاری اور تصنع سے آدمی بنا لیتا ہے۔ ایسے لوگوں میں زبان کی چالاکیاں اور منطق بڑھ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو لاف وگزاف پسند نہیں وہ ناراض ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ نماز روزہ اور زکوٰۃ و صدقات کسی وقعت اور قدر کے لائق نہیں جن میں اخلاص نہ ہو بلکہ وہ لعنت ہیں۔ یہ اسی وقت بابرکت ہوتے ہیں جب دل اور زبان میں پوری صلح ہو۔

خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی دھوکا نہیں دے سکتا وہ دل کے نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے۔ انسان جو محدود العلم ہے اور جس کی نظر وسیع نہیں ہے دھوکا کھا سکتا ہے... بہت سے لوگ جو سادہ دل ہوتے ہیں اور ان کو پوری واقفیت اِس سلسلہ کی نہیں ہوتی ان کو دھوکا لگ جاتا ہے اور وہ ناراستی کے دوست ہو جاتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا فضل ہی ہو تو انسان روحانی طور پر جوہر شناس ہو جائیں۔ بہت ہی کم لوگ ہوتے ہیں جو اس جوہر کو شناخت کرتے ہیں۔ بہرحال میرا مقصد اس سے یہ ہے کہ نرا بدیوں سے بچنا کوئی کمال نہیں ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اسی پر بس نہ کرے۔ نہیں بلکہ انہیں دونوں کمال حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہیئے!!"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۸۴ تا صفحہ ۳۸۶)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۹ ظہور ۱۳۵۶ ہش
۹ اگست ۱۹۷۷ء

نزولِ بلا کے زمانہ میں صحیح راہِ عمل

ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور نے اپنے تازہ شمارہ میں حالیہ شدید بارشوں اور سیلاب کی تباہ کاریوں پر اداریہ سپردِ قلم کیا ہے۔ اُس میں معاصر مذکور نے علی الخصوص پنجاب میں سیلاب کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ صوبہ پنجاب میں سیلاب اور شدید بارشوں سے متاثر ہونے والے دیہات کی تعداد ۱۳ سو کے قریب ہوگئی ہے۔ سیلاب و بارش سے ۶،۶۵،۳۶۳ افراد اور ۹،۳۹،۹۳۵ ایکڑ اراضی متاثر ہوئی ہے جس میں ۹۶،۱۵۷ ایکڑ زیرِ کاشت رقبہ بھی شامل ہے۔ ۱۴،۲۷۵ مکانات کو نقصان پہنچا ہے ۱۲۷۴ مکانات زمین بوس ہو گئے ہیں۔ یہ اعداد و شمار درج کرنے کے علاوہ معاصر نے دریاؤں میں دوبارہ طغیانی کے امکان کا بھی ذکر کیا ہے اور وجہ اس کی یہ بتائی ہے کہ چونکہ ابھی برسات کا پورا موسم باقی ہے اس لئے شدید نوعیت کی مزید بارشوں کا خطرہ ہے۔ اگر مزید بارشیں ہوئیں تو پھر دریاؤں میں دوبارہ سیلاب آسکتا اور مزید تباہی پھیلانے کا موجب بن سکتا ہے۔ بارشوں اور سیلابوں کی تباہ کاریوں کی تفصیل کے علاوہ معاصر نے ان تباہ کاریوں کی وجوہات پر بھی روشنی ڈالی ہے اور آخر میں لکھا ہے:۔

"قوم میں بڑی تیزی سے مذہب سے بیگانگی، خدا بیزاری اور آخرت فراموشی کا رجحان پھیل رہا ہے۔ بے دینی کا یہ رجحان بھی آفاتِ ارضی و سماوی کے نزول کا سبب ہے ہمیں اپنے خدا سے ازسرِ نو تعلق استوار کرنا چاہیئے اور اپنی انفرادی و اجتماعی زندگیوں میں اس کے احکام و ہدایات کے مطابق عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ یہ مادی و روحانی دونوں طرح کی کوششیں ازبس ضروری ہیں۔ ان سے غفلت و اعراض کا نتیجہ اُس کے سوا کچھ نہ نکلے گا جو اب تک سیلاب اور دیگر طرح طرح کے عذابوں سے تباہی کی صورت میں نکلتا آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی طرف رجوع کرنے کی توفیق سے نوازے اور اپنے عذابوں سے محفوظ رکھے۔ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَلٰی حَالِنَا وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی سُوْءِ اَعْمَالِنَا اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ"

(ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور بابت ۲۹ جولائی ۱۹۷۷ء ص ۴)

اگر واقعی (جیسا کہ معاصر مذکور نے نشاندہی کی ہے) صورتِ حال یہی ہے کہ قوم میں بڑی تیزی سے مذہب سے بیگانگی، خدا بیزاری اور آخرت فراموشی کا رجحان پھیل رہا ہے اور یہ رجحان ہی آفاتِ ارضی و سماوی کے نزول کا سبب ہے تو یہ امر ازحد تشویش انگیز اور کربناک ہے۔ دوسری قوموں میں اس رجحان کا پھیلنا ہرگز تعجب انگیز نہیں اس لئے کہ جن مذاہب کی وہ پیرو ہیں اور عرفِ عام میں جن کی طرف وہ منسوب ہوتی ہیں وہ مذاہب بگڑ چکے ہیں اور اس لئے بگڑ چکے ہیں کہ ان کا زمانہ گذر گیا ہے ان کے ساتھ خدائی حفاظت کا کوئی وعدہ نہ تھا۔ وہ محدود عرصہ اور محدود زمانہ کے لئے خاص خاص قوموں کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے۔ اب ان میں زندگی کی کوئی رمق باقی نہیں ہے۔ وہ ہرگز بھی زندہ مذہب شمار کئے جانے کے قابل نہیں ہیں۔ اُن مذاہب کے بگڑنے کے ساتھ ان کی قوموں کا بھی بگڑ جانا اور راہِ ہدایت سے دور ہو جانا ایک قدرتی امر ہے لیکن اسلام تو ایک زندہ مذہب ہے۔ خدا تعالیٰ نے قیامت تک رونما ہونے والے جملہ بنی نوع انسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے اسے بھیجا ہے اور اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ کی رو سے اس نے اس کی حفاظت کا خود ذمہ اٹھایا ہے اور وہ اپنے وعدہ کے بموجب اس کی حفاظت کرتا چلا آرہا ہے اور قیامت تک کرتا چلا جائے گا۔ اس کی طرف منسوب ہونے والوں کا بقول معاصر اس حد تک بگڑ جانا کہ ان میں بڑی تیزی سے مذہب سے بیگانگی، خدا بیزاری اور آخرت فراموشی کا رجحان پھیلتا جائے اور ایسی افسوسناک صورت اختیار کرلے کہ یہ آفاتِ ارضی و سماوی کے نزول کا سبب بن جائے ازحد تعجب انگیز ہی نہیں بلکہ غایت درجہ اندوہناک بھی ہے۔ اس کے تصور سے ہی دل غم میں ڈوب جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں اسلام کی حفاظت کا خود ذمہ اٹھایا ہوا ہے اور وہ اس کا خاطر خواہ انتظام کرتا چلا آرہا ہے وہاں اس نے اس کی طرف منسوب ہونے والوں پر رونما ہونے والے بگاڑ کے سدباب کی ایک حد تک ذمہ داری خود ان پر ڈالی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس نے ان کے لئے لازمی اور ضروری قرار دیا ہے کہ ہر وقت اور ہر زمانہ میں خود ان کے اندر ایک ایسی جماعت موجود رہنی چاہیئے جو انہیں برائیوں سے روک کر ہدایت کی راہ پر گامزن رکھنے والی ہو چنانچہ وہ مسلمانوں پر عائد ہونے والی اس ذمہ داری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ؕ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝" (آلِ عمران آیت ۱۰۵)

ترجمہ: اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

ہر وقت اور ہر زمانہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے گروہ کی موجودگی اسی لئے ضروری قرار دی گئی ہے تاکہ خیرِ امۃ کے افراد بگڑنے اور غلط راہوں پر گامزن نہ ہونے پائیں۔ اب افراد امت کے بگڑنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں اوّل یہ کہ ایسا گروہ سرے سے مفقود ہو جائے یعنی نیکیوں کی تلقین کرنے اور برائیوں سے روکنے والے ناپید ہو کر رہ جائیں۔ دوسرے یہ کہ ایسا گروہ تو موجود ہو لیکن قول اور فعل کے تضاد کی وجہ سے ایسے گروہ کی زبانوں میں تاثیر باقی نہ رہے یعنی ان کی تلقین اور نصیحت خود ان کی اپنی بے عملی کی وجہ سے دوسروں پر کارگر ثابت نہ ہو اور وہ بے راہ روی میں بڑھتے چلے جائیں۔ یہ دونوں صورتیں انتہائی خطرناک ہیں کیونکہ ان کے رونما ہونے پر لوگوں کا اصلاح پذیر ہونا اور آفاتِ ارضی و سماوی کے نزول کا سدباب ہونا ممکن نہیں رہتا۔ اسی لئے ان دونوں میں سے کوئی ایک صورت رونما ہو تو پھر خدا تعالیٰ لوگوں کی اصلاح کا کام براہِ راست اپنے ہاتھوں میں لے لیتا ہے اور اس کا انتظام خود فرماتا ہے اور عافیت اسی میں ہوتی ہے کہ لوگ خدائی انتظام کی طرف متوجہ ہوں اور اُس سے ہم آہنگی اختیار کرکے توبہ اور اصلاح کو اپنا شعار بنائیں کیونکہ آفاتِ ارضی و سماوی کا نشانہ بننے سے وہی مستثنیٰ ہوتے ہیں جو توبہ اور اصلاح کو اپنا شعار بناتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (آلِ عمران آیت ۹۰) فرما کر خود اس استثناء کا ذکر فرمایا ہے۔

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس استثناء کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خدا تعالیٰ کی اطاعت میں واپس آنے اور اس سے سچی صلح کرنے کی نہایت پُردرد الفاظ میں نصیحت فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی ...... اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اُس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کرکے اُس کے حضور میں آتے ہیں ...... اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں، ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی بازپرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تاکہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں ہو سکتی۔"

(الحکم ۲۷ مئی ۱۸۹۸ء بحوالہ ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۶۶-۲۶۷)

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ آفات ارضی و سماوی کے نزول کے موجودہ زمانہ میں ہمیں بحیثیت قوم صحیح راہِ عمل اختیار کرنے یعنی سچی توبہ اور اصلاح کی طرف مائل ہونے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی صلح کرنے کے نتیجہ میں اس کے عزیزوں میں شامل ہو جائیں اور کسی وبا یا آفت کو ہم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین! ؂

چندہ وقف جدید کی جمع شدہ رقوم

تمام سیکرٹری صاحبان مال سے گزارش ہے کہ براہِ مہربانی چندہ وقف جدید کی جمع شدہ رقوم مع تفصیل بلا تاخیر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء!

مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقف جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ میں خلافت کا نظام دائمی اور تاقیامت ہوگا

خلافت کے اس دائمی نظام کی وجہ سے اب کوئی اور مجدد نہیں آسکتا

(محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی)

۱۔ مجددین کی آمد کی پیشگوئی پوری ہوگئی۔

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ :۔

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔ (ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۳۶)

اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسے اشخاص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کے دین کو تازہ کریں گے۔

اس حدیث کی صحت پر سب محدثین (شیعہ و سنی) متفق ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ تیرہ صدیوں میں مجدد بھیجے یہاں تک کہ ان کے اسماءِ گرامی بھی شائع کئے گئے ہیں۔ مثلاً :۔

(۱) الخیر الکثیر مترجم صفحہ ۱۷-۱۸ از شاہ ولی اللہ صاحبؒ۔
(۲) حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۵-۱۳۹ از نواب صدیق حسن خان صاحب۔
(۳) مجمع بحار الانوار جلد اوّل صفحہ ۱۷۷ از امام محمد طاہر گجراتی۔
(۴) السیف الصارم صفحہ ۸۲-۸۸ از پیر عبدالقیوم مجددی سنہ ۱۹۲۹ء
(۵) مجالس الابرار صفحہ ۴۷-۴۸۶
(۶) حسن المساعی نصح الرّعیّۃ والراعی سنہ ۱۳۰۱ھ صفحہ ۲۹۶
(۷) منتخب التواریخ مطبوعہ ایران وغیرہ وغیرہ۔

اب سنہ ۱۳۹۷ھ ہے یعنی چودھویں صدی قریب الاختتام ہے مگر اس صدی میں سوائے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے اور کوئی مجدد ہونے کا دعویدار نہیں اور اگر کوئی مجدد بالفرض اب آبھی جاوے تو وہ پندرھویں صدی کا مجدد ہوگا مگر چودھویں صدی کا بغیر کسی مجدد کے خالی گزر جانا، کیا یہ امر قابلِ غور و فکر نہیں؟

۲۔ خلافتِ راشدہ کے دونوں دَوروں کا فرق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحدتِ ملی و قومی کے لئے اللہ تعالیٰ نے نظامِ خلافتِ راشدہ کو قائم فرمایا جو کُل عالم پر حاوی اور محیط تھا یعنی خلیفہ وقت ان تمام لوگوں کا امیر ہوتا تھا جن کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تھی مگر آنحضورؐ کی پیشگوئی کے مطابق وہ نظام صرف تیس ۳۰ برس تک رہا۔ حضورؐ نے بذریعہ اعلامِ الٰہی فرمادیا تھا :۔

"اَلْخِلَافَۃُ ثَلَاثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا۔" (مشکوٰۃ صفحہ ۴۶۳، مجمع بحار الانوار جلد اوّل صفحہ ۳۱۶)

یعنی خلافتِ راشدہ صرف تیس ۳۰ سال رہے گی پھر دَورِ ملوکیت شروع ہو جائے گا۔ جس کے بعد دَورِ مجددیت ہوگا جس کا حلقہ محدود ہوگا۔ یعنی ایک ایک وقت میں کئی مجدد مختلف ممالک اور علاقوں میں ہو سکتے ہیں۔

لیکن احادیث نبویہ سے یہ واضح طور پر ثابت ہے کہ اسلام کے دَورِ ثانی میں جب خلافتِ راشدہ قائم ہوگی تو وہ دائمی ہوگی۔ چنانچہ دَورِ اوّل کے ذکر میں آنحضورؐ فرماتے ہیں :۔

ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا

کہ پھر اللہ تعالیٰ خلافت کو اُٹھا دے گا پھر دَورِ ملوکیت ہوگا جو ایک دوسرے کو کاٹنے والا ہوگا۔ لیکن دَورِ ثانی کے ذکر میں اُس کے اُٹھ جانے کا کوئی تذکرہ نہیں جیسا کہ فرماتے ہیں :۔

"ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ۔" (مشکوٰۃ صفحہ ۴۶۱)

کہ پھر ایک دفعہ دَورِ خلافت بطریقِ نبوت جاری ہوگا۔ اس کے بعد حضورؐ خاموش ہوگئے اور پھر فرمایا :۔

"تَعْمَلُ فِی النَّاسِ بِسُنَّۃِ النَّبِیِّ وَیُلْقِی الْاِسْلَامُ بِجِرَانِہٖ فِی الْاَرْضِ۔"

کہ پھر وہی خلافت بطریقِ نبوت قائم ہوگی جو لوگوں کے درمیان نبی علیہ السلام کی سنت کے مطابق عمل کرے گی اور اسلام زمین میں پاؤں جمائے گا۔" (مشکوٰۃ صفحہ ۴۶۱، موافقاتِ شاطبی منصبِ امامت بحوالہ رسالہ تجدید و احیاءِ دین صفحہ ۵۳ مولفہ مولوی ابوالاعلیٰ مودودی صاحب)

اسی مقام پر سید اسمٰعیل صاحب شہیدؒ خلافت کی اہمیت یوں بیان کرتے ہیں :۔

"خلافتِ حضرتِ مہدی علیہ السلام افضل انواع خلافتِ راشدہ ہے۔"
(منصبِ امامت مع ترجمہ صفحہ ۸۱ مطبع فاروقی دہلی)

غرضیکہ احادیث واضح کر رہی ہیں کہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ میں دَورِ خلافتِ راشدہ دَورِ اوّل کی طرح تیس سال تک کے محدود عرصہ کے لئے نہیں بلکہ دائمی اور تاقیامت ہوگا اسلئے اس دَور میں علیحدہ کسی اور مجدد کی ضرورت نہ ہوگی کیونکہ خلافتِ راشدہ کا نظام تجدیدی دَور سے کہیں بڑھ کر اور محیطِ کُل عالم ہوگا۔

۳۔ حضرت امام سیوطیؒ کا ایک شاندار توضیحی بیان

حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ (جو اپنی صدی کے مجدد تھے) نے سابقہ مجددین کے اسماءِ گرامی اپنے منظوم کلام میں ذکر کرتے ہوئے "عیسیٰ نبی اللہ" کو ہی اُس وقت کا مجدد قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں ؎

"وآخر المئین فیھا یاتی
عیسیٰ نبی اللہ ذو الآیات
یجدد الدین لھٰذہ الامۃ"

یعنی "مجددین کی آخری صدی میں "عیسیٰ نبی اللہ" صاحب آیات و بینات جب تشریف لائیں گے تو وہی اُس وقت اُمتِ محمدیہ کی تجدید کے لئے مجدد بھی ہوں گے۔"

پھر حضرت امام سیوطیؒ اس کے ساتھ ہی فرماتے ہیں ؎

"وبعدہ لم یبق من مجدد"

کہ "امام مہدی مسیح موعود کے بعد کوئی مجدد باقی نہ ہوگا۔" (حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۵ از نواب صدیق حسن خان صاحب سنہ ۱۲۹۱ھ)

حضرت امام سیوطیؒ کے اس ارشاد سے واضح ہوگیا کہ وہ بھی حدیث نبویؐ کے رُو سے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ میں نظامِ خلافتِ راشدہ کے قیام کی وجہ سے کسی علیحدہ مجدد کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

۴۔ حضرت مسیح موعودؑ "امام آخر الزمان" اور "مجددِ الفِ آخر" ہیں۔

پھر اس چودھویں صدی کے سر پر آنے والے مجددِ کامل، امام مہدی مسیح موعود علیہ السلام بھی جو بموجب حدیث نبوی "حَکَم عدل" ہیں فرماتے ہیں :۔

"ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں چونکہ یہ آخری ہزار ہے اسلئے ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اس کے سر پر پیدا ہو اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظلّ کے ہو کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جیسا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجددِ صدی بھی ہے اور مجددِ الف آخر بھی"۔

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۶-۷)

پس چونکہ مسیح موعود علیہ السلام "مجدد الف آخر" کے بعد نظامِ خلافت کا دائمی وعدہ ہے اسلئے اس کی موجودگی میں کسی علیحدہ مجدد کی ضرورت نہیں۔

۵۔ خلافت "دائمی" اور "تا قیامت" ہوگی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ "الوصیت" میں ۱۹۰۵ء میں نہایت واضح اور واشگاف لفظوں میں یہ فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ :-

"دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ..... نبی کی وفات کے بعد ..... خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے .. ... جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی ..... تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا ..... ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا ..... سو اے عزیزو! تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت (یعنی خلافت۔ ناقل) نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(رسالہ الوصیت صفحہ ۵-۶)

حکم عدل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بیان سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے کہ نبوت (قدرتِ اولیٰ) کے بعد خلافت کا قیام سنت اللہ کے موافق قدرتِ ثانیہ ہے جو جماعت احمدیہ میں خدا کے فضل و کرم سے "دائمی" "تا قیامت" اور "غیر منقطع" ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ بشرطیکہ جماعت احمدیہ دورِ اوّل کے حالات و واقعات سے سبق حاصل کر کے خلافت کی نعمت کی قدر کرتی رہے (خدا تعالیٰ ہمیں نسلاً در نسل اس کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین)

۶۔ خلیفہ کی موجودگی میں الگ مجدد نہیں آسکتا۔

اس موقع پر سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک اہم ارشاد نقل کر دینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں جو آپ نے ایک سوال کے جواب میں ۶ راپریل ۱۹۴۷ء کو بالفاظ ذیل فرمایا تھا کہ :-

"خلیفہ خود مجدد سے بڑا ہوتا ہے اور اس کا کام ہی احکام شریعت کو نافذ کرنا اور دین کو قائم کرنا ہے پھر اس کی موجودگی میں مجدد کس طرح آسکتا ہے؟"

(اخبار الفضل قادیان ۸ راپریل ۱۹۴۷ء صفحہ ۲ کالم ۴)

جماعت احمدیہ ماریشس کے ایک مخلص خادم کا ذکرِ خیر!

(مکرم مولوی محمد صدیق احمد منور صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن۔ ماریشس)

۱۵ر جولائی بروز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ ماریشس کے ایک غیور اور مخلص نوجوان جناب مقبول سوکیہ صاحب ۹½ بجے رات اچانک بعارضہ قلب اپنے مولیٰ حقیقی کو پیارے ہو گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے ابھی زندگی کی چالیس بہاریں گزاری ہی تھیں کہ موت کا بلاوا آ گیا اور تقدیرِ الٰہی ہر قسم کی تدبیر پر غالب آ گئی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

جناب مقبول سوکیہ صاحب گوناگوں صفات اور خوبیوں کے مالک تھے۔ بہت ذہین اور قابل نوجوان تھے۔ احمدیت کیلئے غیرت رکھتے تھے۔ اپنی سنجیدگی، محنت، اخلاص اور دیانتداری کے سبب اپنوں اور غیروں کی نظر میں پسندیدہ تھے۔ گورنمنٹ سکول میں سینیئر ٹیچر کے طور پر کام کرتے تھے۔

سکول میں پڑھانے کے ساتھ ساتھ جماعتی کاموں میں خاص لگاؤ رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بفضل اللہ ایک لمبے عرصہ تک مجلس خدام الاحمدیہ ماریشس کے سیکرٹری جنرل رہے۔ نوجوانوں کی تعلیم و تربیت اور تنظیم کے اس اہم کام کو انہوں نے بہت دلچسپی اور توجہ سے سرانجام دیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے کاموں کے علاوہ جماعت احمدیہ ماریشس کی سنٹرل کمیٹی کے ممبر بھی رہے جہاں انہوں نے سیکرٹری تعلیم کے فرائض احسن رنگ میں سرانجام دیئے۔ جماعت کے مدارس کی نگرانی کے ساتھ ساتھ جناب مقبول صاحب نے احمدیہ سیکنڈری سکول جماعت ماریشس کی ترقی و بہبود کے لئے قابلِ قدر خدمت سرانجام دی۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

مرحوم غرباء، مساکین اور بیوگان کے ساتھ بہت نیک سلوک کرتے تھے۔ بہت سے غریب بچے ان سے مفت ٹیوشن لیا کرتے تھے اور کئی غیر از جماعت بیوگان ان کے نیک سلوک سے مستفید ہوتی تھیں۔

۱۹۷۵ء کے اواخر میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان نے ماریشس کا تاریخی دورہ کیا۔ اس اہم موقع پر جناب مقبول سوکیہ صاحب کو حفاظت کا شعبہ سپرد کیا گیا۔ ڈیوٹی کی اہمیت کے پیش نظر انہوں نے سکول سے دس روز کی چھٹی لے لی اور بہت ہی اعلیٰ رنگ میں اس فرض کو ادا کیا۔ ان کا انداز بلاشبہ والہانہ تھا۔ ان دنوں اکثر وہ دار السلام مسجد میں سو جاتے اور رات کو کئی کئی بار ڈیوٹی پر مقررہ خدام کو چیک کرتے اور حسب ضرورت ان کے لئے چائے کا انتظام بھی کرتے۔ ایک روز حضرت میاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کی اس قدر عزت افزائی فرمائی کہ انہیں مشن ہاؤس میں نماز کی امامت کا موقعہ عطا فرمایا۔ اس موقعہ پر انہوں نے غیر معمولی رنگ میں خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھائی گویا انہیں ایک دعائے خاص کا موقعہ ملا۔ جناب سوکیہ صاحب حضرت میاں صاحب کے اس پُر محبت سلوک سے بے حد خوش ہوئے اور ایک دوست سے کہا کہ آج میں نے اپنی زندگی کا قیمتی ترین تحفہ پالیا ہے۔ ان کا اشارہ اسی پُر رقت دعا کے موقع کی طرف تھا۔

مسجد النصرت کے سنگِ بنیاد کی تقریب میں جناب مقبول صاحب کو احبابِ جماعت کی طرف سے حضرت میاں صاحب سلمہ اللہ کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کرنے کا فرض سپرد کیا گیا۔ انہوں نے اس کام کو بھی بہت خوش اسلوبی سے ادا کیا اور ایڈریس میں حضرت میاں صاحب سلمہ اللہ سے خصوصی درخواست کی کہ وہ قادیان میں درویش بھائیوں سے ہماری روحانی ترقی کے لئے دعائے خاص کے لئے عرض کریں۔ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب کی روحانی شخصیت نے مرحوم کو از حد متاثر کیا تھا بلکہ ان کی زندگی کو بدل کر رکھ دیا تھا۔ وہ ۱۹۷۵ء کے جلسہ سالانہ ربوہ و قادیان میں شریک ہوئے اور مدینۃ المسیح قادیان اور ربوہ کی روح پرور طرزِ زندگی اور ماحول سے غیر معمولی طور پر متاثر ہوئے۔ ان کی ماریشس واپسی پر جماعت نے انہیں استقبالیہ دیا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ ماریشس کو بتایا کہ مراکزِ احمدیت میں قابلِ رشک نظم و نسق پایا جاتا ہے اور جماعت کے احباب بڑی غیر معمولی قربانیاں کر رہے ہیں۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بہت ہی شفیق وجود ہیں۔ خود حضور ایدہ اللہ اور جماعت نے جس

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین مجالس ماہ اگست کے دوران سال ۷۸-۱۹۷۷ء کیلئے تشخیص بجٹ اور فہرست تجنید ارسال فرمادیں (مہتمم تجنید)

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۲۳۴:

میں حبیب اللہ صادق ولد میاں سراج دین صاحب قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰۰۰ روپیہ بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: حبیب اللہ صادق مکان ۲۸/۴۵ اسلام نگر کراچی ۱۴ اورنگی ٹاؤن۔ گواہ شد: ثریا جوہ وصیت نمبر ۱۴۲۴۸۔ اسلام نگر اورنگی ٹاؤن۔ گواہ شد: اعجاز احمد چوہدری وصیت نمبر ۱۵۳۹۳ ۴۵/۳۰ اورنگی ٹاؤن۔

مسل نمبر ۲۳۲۳۵:

میں صدیقہ بی بی زوجہ چوہدری عبد الغفور صاحب قوم ارائیں عمر ۵۸ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن چھنیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

زیور طلائی ۲ تولہ مالیتی -/۱۲۰۰ روپے

حق مہر -/۳۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: صدیقہ بی بی زوجہ چوہدری عبد الغفور صاحب چھنیاں نزد ربوہ۔ گواہ شد: عبد الغفور صدر جماعت احمدیہ چھنیاں۔ خاوند موصیہ۔ گواہ شد: محمد اشرف ولد عبد الغفور صاحب پسر موصیہ

مسل نمبر ۲۳۲۳۶:

میں عائشہ بی بی بیوہ محمد اسمٰعیل صاحب قوم بھٹہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

حق مہر وصول شدہ: -/۲۰۰ روپے

۲ ایکڑ زمین بطور ہبہ بھائی نے دی تھی وہ میرے نام نہیں ہوئی

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: عائشہ بی بی بیوہ محمد اسماعیل صاحب چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد: خلیل احمد سیکرٹری مال چک ۵۶۵ گ ب۔ گواہ شد: محمد الدین صدر جماعت احمدیہ چک ۵۶۵ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور

مسل نمبر ۲۳۲۳۷:

میں نصیر الدین علی احمد ولد محمد ظہیر الدین احمد صاحب قوم برل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵ روپے جیب خرچ کی صورت میں ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: نصیر الدین علی احمد ۶ ظہیر سنٹر ۲ علامہ اقبال روڈ لاہور۔ گواہ شد: محمد ظہیر الدین احمد لاہور ۶ والد موصی۔ گواہ شد: محمد شریف انسپکٹر بیت المال حلقہ دار الذکر لاہور۔

مسل نمبر ۲۳۲۳۸:

میں عبد الرشید انور ولد عبد الغنی صاحب قوم بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد -/۸۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبد الرشید انور ۱۲/۴ دار الرحمت شرقی الف ربوہ۔ گواہ شد: عبد الغنی ولد عمر الدین صاحب دار الرحمت شرقی الف ربوہ۔ گواہ شد: محمد رفیع مرزا دار الرحمت شرقی الف ربوہ

مسل نمبر ۲۳۲۳۹:

میں مبشر احمد زاہد ولد چوہدری برکت علی صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: مبشر احمد زاہد ۶/۱۸/۴۹ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد: داؤد احمد ابن مولوی محمد احمد ثاقب صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ۔ گواہ شد: نصیر احمد ابن چوہدری علاء احمد صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ

O

ذکرِ خیر (بقیہ صفحہ ۴)

اعلیٰ رنگ میں مہمانوں کی خاطر تواضع کی اسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ جماعت ماریشس کے احباب کو چاہیئے کہ جس طرح قادیان اور ربوہ کے احمدی اسلامی اقدار پر عمل کر رہے ہیں اس طرح بھی دین اسلام کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرتے جائیں۔

مرحوم اس وجہ سے بے حد مطمئن تھے اور کہتے تھے کہ ایک بار پھر جانے کی تمنا ہے وہ دوسروں کو قادیان اور ربوہ کی زیارت کی تلقین کیا کرتے تھے۔

آخر میں احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ مولیٰ کریم مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے اور آپ کے بوڑھے والد صاحب اور جوان بیوہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین!

O

اپنے کاروبار کے فروغ کے لئے اپنے اخبار "الفضل" میں اشتہار دیجئے!

وعدہ کنندگانِ "سرائے خدمت" ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں! (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منافق اپنی زبان سے ایمان کا دعویدار ہوتا ہے مگر اس کا دِل ایمان کی حقیقت سے خالی ہوتا ہے

حقیقی ایمان وہ ہے جس کی نہ صرف لوگ شہادت دیں بلکہ اللہ تعالیٰ بھی اس کی تصدیق کرے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الشعراء کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم کی متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عملِ صالح کو لازمی قرار دیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض دفعہ منافق بھی زبان سے کہہ دیتا ہے کہ مَیں ایمان لایا ہوں یا مَیں خدا تعالیٰ اور اس کی شریعت کو مانتا ہوں اور لوگ بھی اُس کے اِس ظاہری قول کے مطابق یہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ وہ مومن ہے حالانکہ نہ تو وہ خود اپنے دل میں اسلام کو مان رہا ہوتا ہے اور نہ ہی خدا تعالیٰ اُس کے اِس ایمان کو تسلیم کرتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ بعض دفعہ لوگ تیرے پاس آتے ہیں اور قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ تُو اللہ کا رسول ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم بھی گواہی دیتے ہیں کہ تُو اللہ کا رسول ہے مگر یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں صرف زبان سے ہی کہتے ہیں اِن کے دل میں ایمان نہیں۔ اِس کے مقابلہ میں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے دل میں تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایمان کی حقیقت کو پوری طرح جانتے ہیں مگر واقعہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں جانتے ......

اِسی طرح ایک شخص زبان سے تو کہہ دیتا ہے کہ مَیں ایمان لایا اور وہ سمجھتا بھی یہی ہے کہ مَیں ایمان کی حقیقت سے واقف ہوں مگر وہ ایمان کی حقیقت کو نہیں سمجھ رہا ہوتا۔ پس ایک ایمان اِس قسم کا ہوتا ہے کہ ایک شخص منافقانہ طور پر صرف زبان سے کہتا ہے کہ مَیں ایمان لے آیا اور اُس کے قول کے مطابق لوگ بھی سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ یہ ایمان لے آیا ہے مگر خدا تعالیٰ اُسکے ایمان کی حقیقت کو اچھی طرح جانتا ہے اور وہ منافق بھی اپنے دل میں کہتا ہے کہ مَیں تمسخر کر رہا ہوں لیکن دوسرا ایمان اِس قسم کا ہوتا ہے کہ ایک شخص سمجھتا ہے کہ مَیں اچھی طرح ایمان کی حقیقت کو سمجھتا ہوں مگر در اصل وہ کچھ بھی نہیں سمجھا ہوتا۔ اِس کے مقابلہ میں تیسری قسم کا ایمان یہ ہے کہ ایک شخص فی الحقیقت ایمان کو سمجھ جاتا ہے اور لوگ بھی کہتے ہیں یہ ایمان دار ہے اور اللہ تعالیٰ بھی کہتا ہے کہ یہ ایمان دار ہے۔ اِسکی مثال اُس درخت کی سی ہوتی ہے جسکی جڑ زمین کے اندر دُور تک چلی گئی ہو اور کسی قسم کی آندھیاں اُس پر اثر انداز نہ ہو سکیں۔ پہلی قسم کے ایمان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے کوئی چھوٹا سا پودا اکھیڑ کر ہاتھ میں پکڑا ہُوا ہو اور اُس کی جڑوں کا زمین کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو۔ اور دوسری قسم کے ایمان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک درخت بظاہر زمین میں لگا ہُوا ہو مگر اُس کی جڑیں بالکل زمین کی اُوپر والی مٹی میں ہوں اور وہ کسی کے ذرا سے دھکّے کے ساتھ ہی زمین پر آ رہے اور تیسری قسم کے ایمان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بڑا تناور درخت ہو اور اس کی جڑیں بھی پاتال تک چلی گئی ہوں۔ یہی اصل ایمان ہے جو انسان کی نجات کا موجب بنتا ہے اور اسی ایمان کے ساتھ عملِ صالح کا ہونا بھی ضروری ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صـ ۴۹۵ صـ ۴۹۶)

درخواستِ دُعا

شہزادہ محمد عثمان صاحب کئی دنوں سے بیمار ہیں احباب سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الرب خان ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

شجرکاری کی مہم اور انصار اللہ

درخت لگانے کا موسم شروع ہے حکومت اس کی افادیت کے پیشِ نظر بڑے پیمانہ پر درخت لگانے کی مہم شروع کر چکی ہے محکمہ زراعت اِس بارہ میں ایک پروگرام کے تحت اہالیانِ ملک کی خدمت کے لئے پیش پیش ہے مفید پودے اور مشورے حاصل کئے جا سکتے ہیں موسم سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے پھلدار اور سایہ دار درخت گھروں اور گھروں کے باہر گزرگاہوں پر اگر اہتمام کے ساتھ لگائے جائیں اور اسی اہتمام سے ان کی نگرانی بھی کی جائے تو ملک کا ہر حصّہ ایک باغ اور دل لُبھانے والی سیر گاہ بن سکتا ہے۔ درخت لگانے کے جہاں اَور فوائد ہیں وہاں بادی النظر میں بھی آنکھوں کو تراوت بخشنے والا وہ وقت ہوتا ہے جب درخت اپنی کونپلیں نکالتا ہے اور پھر ہریالی کا ایک دلکش سماں سامنے ہوتا ہے۔ طبیعت پر خوشگوار اثر پڑتا ہے جو روح اور جسم ہر دو پر گہرے رنگ میں اثر انداز ہوتا ہے اور بہتر نتائج سامنے آنے لگتے ہیں۔ تمدنی، معاشی، اقتصادی حالتیں تیزی سے رُو بہ ترقی ہوتی ہیں۔ گھنے سائے، پھلوں سے درخت کا لدا ہونا یا پھل دینے کی تیاری میں مصروف بُور کی سجاوٹ لئے درخت جو نظارہ پیش کرتے ہیں وہ بجائے خود ہی دلفریب ہوتا ہے۔ بیماروں کے لئے صحت اور صحت مندوں کے لئے اعلیٰ صحت کا ضامن ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اُس خدائے منعم کی نعماء کے لئے اس کے شکر گزار بندے بنیں اور نعماء کا جائز استعمال کریں۔ (قیادت ایثار انصار اللہ مرکزیہ)

اِعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم مظہر حسین جاوید ایم۔ ایس سی کا نکاح عزیزہ ناہید نیّر بی۔ اے بنت شیخ محمد نصیر امجد صاحب کے ہمراہ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی منیر الدین صاحب مربی لاہور نے بمقام سمن آباد لاہور مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۷۷ء کو پڑھا اور مورخہ ۵ اگست کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور موجب صد مسرت بنائے اور نیک و صالح ثمرات کا باعث بنے۔ آمین

(خاکسار شیخ منور حسین ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منڈی بہاء الدین)

ضروری اِعلان

خاکسار ایک مقالہ بعنوان "سیرتِ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھاریاں" لکھ رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ کھاریاں کے کسی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں اگر ان کے پاس معلومات ہوں تو براہ کرم خاکسار کو مطلع فرمائیں تاکہ ان کی قیمتی معلومات کو بھی مقالہ میں شامل کیا جا سکے۔ مندرجہ ذیل امور خصوصاً مطلوب ہیں:۔

(۱) فہرست صحابہ کھاریاں معہ ضروری کوائف
(۲) خاندانی حالات
(۳) سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کب اور کس طرح
(۴) خدماتِ سلسلہ
(۵) بیان کردہ روایات

(خاکسار منیر احمد چوہدری متعلم درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

ہمیں اپنی فیکٹری میں مندرجہ ذیل قابلیّت کے آدمیوں کی ضرورت ہے:۔

(۱) بی۔ ایس سی (کیمسٹری) = ایک
(۲) ایف۔ ایس سی (کیمسٹری) = ایک

درخواست کے ساتھ امیر جماعت کی تصدیق آنی ضروری ہے۔

(معرفت دفتر الفضل ربوہ ضلع جھنگ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲